رسول اللہ ﷺ کی شب و روز کی دعائیں اور ان کی حکمتیں

سیدہ سعدیہ*

آج امت مسلمہ زبوں حالی اور مشکلات کا شکار ہے ان گنت چیلنجز اور لا تعداد مسائل در پیش ہیں۔ امت کے افرد کی تعداد ڈیڑھ ارب کے قریب ہے جس میں علما، صلحا، اور عامۃ الناس سب شامل ہیں اور ہر کوئی اپنی بساط کے مطابق ان سے نپٹنے کی کوشش کرتا ہے اور ساتھ ہی اللہ کے حضور فریاد بھی کرتا ہے لیکن ہر گزرتے وقت کے ساتھ انسان کی پریشانیوں اور مصائب وآلائم میں اضافہ ہی ہوتا جا رہا ہے۔ اس کے جہاں بہت سے اسباب ہیں وہاں اس کا ایک اہم سبب یہ بھی ہے کہ ہم نے دعاؤں و مناجات کے وہ طریقہ کار ترک کر دیئے ہیں جو قرآن وسنت میں مذکور ہیں۔ ان حالات میں انسان کے لئے امید کی کرن یہی ہے کہ انسان قرآن وسنت میں مذکور دعاؤں سے اکتساب کرے اور اپنی جملہ حاجات کے حل کے لئے وہی حل اختیار کرے جو سنت نبوی ﷺ سے ثابت ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِي اَسْتَجِبْ لَكُمْ (۱) ''مجھے پکارو میں تمہاری پکار سنوں گا'' اور حقیقت بھی یہی ہے نبی ﷺ کا ارشاد ہے الدعاء مخ العبادة (۲) ''دعا عبادت کا مغز ہے''، ان الدعاء هو العبادة (۳) ''دعا عین عبادت ہے'' لہٰذا جب یہ معلوم ہو گیا کہ دعا عبادت کا مغز اور جوہر ہے تو یہ بات کود بخود ہی متعین ہو گئ کہ انسانوں کے اعمال واحوال میں دعا ہی سب سے زیادہ محترم اور قیمتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت وعنایت کے حصول کا سبب سے اہم وسیلہ وذریعہ بھی دعا ہی ہے نیز انبیاء اکرام کی بھی سنت وتعلیم یہی ہے کہ تمام حالات میں اللہ ہی کو پکارا جائے۔

دعا کی مقبولیت اور حدود وشرائط:

احادیث میں دعا کی قبولیت اور نفع سے متعلق کچھ حدود وقیود بیان کی گئ ہیں۔

عن جابر قال قال ﷺ الا ادلكم عن ما ينجيكم من عدوكم و يدرلكم ارزقكم تدعون الله ليلكم و نهاركم فان الدعا سلاح المؤمن (٤)

''جابر روایت کرتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسی چیز کی خبر نہ دوں جو تمہیں تمہارے دشمن سے نجات دے اور تمہارے لیے بھرپور روزی لائے وہ یہ ہے کہ رات اور دن میں اللہ سے دعا کرو کیونکہ دعا مومن کا ہتھیار ہے''

دعا حقیقتاً وہی ہے جو کامل یکسوئی اور تضرع سے ہو جس کے مانگتے ہوئے یہ کیفیت ہو کہ وہ اپنے در سے کسی سائل کو خالی دامن نہیں لوٹاتا اور جب ملے گا اسی در ہی سے ملے گا۔ مکمل بے بسی و عاجزی کی تصویر بنے جب انسان اللہ کے بارگاہ میں اپنا دامن پھیلائے گا تب ہی وہ خاص کیفیت پیدا ہو گی جسے ''اضطرار'' کا نام دیا گیا ہے۔ اور پھر یہی مومن کا ہتھیار بن جاتا ہے۔ اور ایمان ویقین کی ایسی دولت نصیب ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے مستجاب الدعوات بنا دیتے ہیں:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «ادْعُوا اللَّهَ وَأَنْتُمْ مُوقِنُونَ بِالإِجَابَةِ، وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَجِيبُ دُعَاءً مِنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ (٥) "

جب اللہ سے دعا مانگو تو قبولیت کے یقین کیساتھ مانگو بیشک اللہ بے پرواہ، غافل دل کی دعا نہیں سنتا''

---

* اسسٹنٹ پروفیسر، ادارہ عربی وعلوم اسلامیہ، گورنمنٹ کالج ویمن یونیورسٹی، سیالکوٹ، پاکستان۔

احادیث میں خوشی و غم، سفر وحضر ہر حال میں دعا کی ترغیب دی گئی ہے۔ ارشاد نبی ﷺ ہے۔

من سره ان يستجيب له عند الشدائد فليكثر الدعاء عند فى الرخاء (٦)

''جو کوئی یہ چاہے کہ اللہ اس کی مشکلات میں دعا قبول کرے اسے چاہیے کہ خوش حالی کے زمانے میں دعا کرے''

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

إِنَّ الدُّعَاءَ يَنْفَعُ مِمَّانَزَلَ وَمِمَّالَمْ يَنْزِلْ فَعَلَيْكُمْ عِبَادَ اللهِ بِالدُّعَاءِ'' (٧) "

بیشک دُعاء (ہر صورت میں) نفع دیتی ہے، اُس مصیبت میں بھی جو نازل ہو چکی اور اُس مصیبت میں بھی جو ابھی تک نازل نہیں ہوئی، للذا اے اللہ کے بندو! دُعاء کا لازمی اہتمام کیا کرو۔''

فرمان نبی ﷺ ہے'':

حَصِّنُوا أَمْوَالَكُمْ بِالزَّكَاةِ،وَدَاوُوا مَرْضَاكُمْ بِالصَّدَقَةِ،وَاسْتَقْبِلُوا أَمْوَاجَ الْبَلَاءِ بِالدُّعَاءِ وَالتَّضَرُّعِ(٨)

زکوۃ کے ذریعہ اپنے مالوں کی حفاظت کرو، صدقہ کے ذریعہ اپنے بیماروں کا علاج کرو اور دُعاء اور آہ وزاری کے ذریعہ مصائب وحوادث کی موجوں کا دِفاع کرو۔''

صبح وشام تسبیح و تحمید کرنے اور دعا مانگنے کا حکم:

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بالخصوص صبح وشام کے اوقات میں تسبیح و تحمید بیان کرنے اور ذکر کرنے کا حکم دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا وَمِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰى (٩)

اور سورج کے نکلنے اور ڈوبنے سے پہلے اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح بیان کر، اور رات کی کچھ گھڑیوں میں اور دن کے اول اور آخر میں تسبیح کر تاکہ تجھے خوشی حاصل ہو۔

سورہ مومن میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ بِالعَشِيِّ وَالاِبكَارِ (١٠)اور اپنے رب کی تسبیح شام اور صبح کو بیان کرو۔

ابن کثیر فرماتے ہیں:

دن کے ابتدائی آخری اور رات کے ابتدائی وقت اور دن کے ابتدائی وقت اور رات کے انتہائی وقت میں خصوصیت کے ساتھ رب کی پاکیزگی اور تعریف بیان کیا کرو(۱۱)

ارشاد الٰہی ہے:

وَاذكُر رَّبَّکَ فِى نَفسِکَ تَضَرُّعًا وَّخِيفَةً وَّدُونَ الجَهرِ مِنَ القَولِ بِالغُدُوِّ وَالآصَالِ وَلَا تَكُنْ مِنَ الْغَافِلِينَ (١٢)

اے نبیؐ، اپنے ربّ کو صبح وشام یاد کیا کرو دل ہی دل میں زاری اور خوف کے ساتھ اور زبان سے بھی ہلکی آواز کے ساتھ۔ تم اُن لوگوں میں نہ ہو جاؤ جو غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔

ابن کثیرؒ لکھتے ہیں: اللہ پاک حکم دیتا ہے کہ اول روز اور آخر روز میں اللہ تعالیٰ کو بہت یاد کرو جیسا کہ ان دونوں وقتوں میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ پھر حکم ہوتا ہے کہ اپنے رب کو دل سے بھی یاد کرو اور زبان سے بھی، اس سے رغبت رکھ کر بھی اور اس سے ڈر کر بھی۔ (۱۳)

مقصودِ آیت یہ ہے کہ بندوں کو ہر وقت ذکر ابھارا جائے تاکہ وہ کسی وقت بھی ذکرِ الٰہی سے غافل نہ رہے۔ مولانا مودودیؒ اس آیت کے ضمن میں رقمطراز ہیں: یاد کرنے سے مراد نماز بھی ہے اور دوسری قسم کی یاد بھی، خواہ وہ زبان سے ہو یا خیال سے۔ صبح و شام سے مراد یہی دونوں وقت بھی ہیں اور ان اوقات میں اللہ کی یاد سے مقصود نماز ہے، اور صبح و شام کا لفظ "دائماً" کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے اور اس سے مقصود ہمیشہ خدا کی یاد میں مشغول رہنا ہے۔ یہ آخری نصیحت ہے جو خطبہ کو ختم کرتے ہوئے ارشاد فرمائی گئی ہے اور اس کی غرض یہ بیان کی گئی ہے کہ تمہارا حال کہیں غافلوں کا سا نہ ہو جائے۔ دنیا میں جو کچھ گمراہی پھیلی ہے اور انسان کے اخلاق و اعمال میں جو فساد بھی رونما ہوا ہے اس کا سبب صرف یہ ہے کہ انسان اس بات کو بھول جاتا ہے کہ خدا اُس کا رب ہے اور وہ خدا کا بندہ ہے اور دنیا میں اُس کو آزمائش کے لیے بھیجا گیا ہے اور دنیا کی زندگی ختم ہونے کے بعد اسے اپنے رب کو حساب دینا ہوگا۔ پس جو شخص راہ راست پر چلنا اور دنیا اُس پر چلانا چاہتا ہو اُس کو سخت اہتمام کرنا چاہیے کہ یہ بھول کہیں خود اُس کو لاحق نہ ہو جائے۔ اسی لیے نماز اور ذکرِ الٰہی اور دائمی توجہ الی اللہ کی بار بار تاکید کی گئی ہے۔ (۱۴)

ایک انسان کی زندگی کئی گردش شام و سحر سے عبارت ہے، ہر صبح سورج کی کرنیں ایک نئی منزل کا سراغ لے کر نمودار ہوتی ہیں اور ہر شام ایک نئی منزل کا پڑاؤ اور مستقبل کے سنہرے خواب اسے دن بھر کی مسافت کے بعد اپنی آغوش میں لے لیتے ہیں، لیکن انسان کے سانس کے ساتھ رواں اس سفر میں اپنی تمام سرگرمیوں کو نبھانے کے ساتھ ساتھ اپنے روز و شب میں اللہ تعالیٰ سے دعا و مناجات کے ساتھ اپنے تعلق کو مضبوط بنانے اور اپنی زندگیوں سے پریشانیوں اور مشکلات و آلائم کو دور کرنا کا طریقہ صبح و شام کے مسنون اذکار اور دعاؤں میں ہے جن کو شریعت نے ایک مسلمان کو سکھایا ہے۔ صبح و شام کے ان دعاؤں کو سکھانے کی حکمت یہ تھی کہ انسان دن بھر کی دیگر ضروریات و مشغولیات اس طرح اپنے رب کو یاد نہیں کرسکتا جس طرح اسے کیا جانا چاہئیے لہٰذا صبح و شام کے ان اوقات میں وہ اپنے تعلق کو تازہ و مستحکم کرے، اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرے، اپنے گناہوں کی معافی مانگے اور ایک عاجز، بے بس سائل بن کر اپنا دامن حاجات اس کی بارگاہ میں پھیلائے، نبی کریم ﷺ نے یہ دعائیں اس لئے سکھائی ہیں۔ صبح و شام کے مسنون اذکار کی فضیلت اور تاکید سے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا و سبحوه بكرةً و اصيلاً (۱۵) 'اے ایمان والوں اللہ کا ذکر کثرت سے کرو اور صبح و شام اسکی پاکی بیان کرو'' ابن کثیرؒ فرماتے ہیں اس سے مراد یہ ہے کہ خواہ سفر میں ہو یا حضر میں، فراخی میں ہو یا تنگی میں، صحت میں ہو یا بیماری میں، خفی ہو یا اعلانیہ ہر حال میں اللہ کا ذکر کیا جائے اور اگر انسان اللہ کا ذکر کرے گا تو فرشتے تم پر سلامتی بھیجیں گے۔'' (۱۶) اللہ رب العزت نے نہ صرف صبح و شام اذکار کرنے کا حکم دیا ہے بلکہ ذکر کرنے والے مرد و عورتوں کے لئے بڑے اجر کی نوید بھی سنائی ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے۔

وَالذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا (۱۷)

''اور کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والے مرد اور ذکر کرنے والی عورتیں اللہ نے ان کے لیے بخشش اور اجر کریم تیار کیا ہے۔''

اس سے مراد یہ ہے کہ ہر نماز کے بعد اللہ کا ذکر کرتے ہیں، اور صبح و شام اور جب بھی اپنی نیند سے بیدار ہوتے ہیں اور اسوقت بھی جب صبح و شام کے وقت اپنی منزل سے گھر لوٹتے ہیں وہ اللہ کا ذکر کرتے ہیں۔

آپ ﷺ کی یہ عادت تھی کہ ہر لمحہ اللہ کی یاد میں صرف کرتے۔ خصوصاً دن کے آغاز و اختتام پر بہت سے اذکار

آپ ﷺ نے خود بھی پڑھے ہیں اور صحابہ کرام کو بھی تلقین فرمائی ہے۔ تاکہ انسان اس دن میں نازل ہونے والی مصیبتوں اور آفات سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آجائے اور اس دن میں اللہ کی رحمت و فضل کا زیادہ سے زیادہ حصول ہو۔ لہٰذا نبی ﷺ نے صبح و شام کے آغاز میں اللہ کی اس نعمت اور احسان کا اعتراف کرتے ہوئے اللہ کی حمد و ثناء کیساتھ صبح و شام کی ابتداء کی ترغیب دی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے نبی ﷺ اپنے اصحاب کو صبح و شام اس دعا کے اہتمام کی تلقین کرتے تھے۔اللھم بک اصبحنا وبک امسینا ،وبک نحیا وبک نموت،والیک النشور(۱۸) ''اے اللہ تیرے (نام) کیساتھ ہم نے صبح کی اور تیرے (نام) کیساتھ ہم نے شام کی اور تیرے (نام) کیساتھ ہم زندہ ہوئے اور تیرے (نام) کیساتھ ہم مرتے ہیں اور تیری طرف ہی ہمیں لوٹ کر جانا ہے۔''

یہ اس طرف اشارہ ہے کہ اللہ کے نام کے ساتھ ہمارا یہ حال تمام اوقات اور تمام حالات میں رہتا ہے۔ رات کے اندھیرے کے بعد صبح کا نمودار ہونا اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمتوں میں سے ہے، دن انسان کے معاش کا ذریعہ اور رات جائے قرار ہے رات بھی اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمتوں میں سے ہے۔ حدیث مبارکہ میں آپ ﷺ نے یہ تعلیم دی ہے کہ جب صبح ہو یا شام انسان کے دل میں یہ احساس و اعتراف جاگزیں ہو کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد کیا جائے اس کا شکر بجالایا جائے کسی بھی لمحے اس کی یاد سے غافل نہ ہوا جائے۔

قَالَ أَبُو دَاوُد: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا أَصْبَحَ أَحَدُكُمْ, فَلْيَقُلْ: أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذَا الْيَوْمِ, فَتْحَهُ، وَنَصْرَهُ، وَنُورَهُ، وَبَرَكَتَهُ، وَهُدَاهُ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيهِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهُ، ثُمَّ إِذَا أَمْسَى, فَلْيَقُلْ مِثْلَ ذَلِكَ(۱۹)

امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب تم میں سے کوئی صبح کرے تو چاہئیے کہ کہا کرے کہ "ہم نے صبح کی اور اللہ رب العالمین کے ملک نے بھی صبح کی۔اے اللہ ! میں تجھ سے اس دن کی خیر کامیابی مدد نور برکت اور ہدایت کا سوال کرتا ہوں اور اس شر سے جو اس میں ہے اور اس کے بعد ہے تیری پناہ چاہتا ہوں۔" اور جب شام ہو تو اسی طرح کہہ لیا کرے۔(شام کے وقت اصبحنا کی جگہ ''امسینا'' پڑھے)

یہ دعا کس قدر خوبصورت اور پر حکمت ہے کہ انسان دن کے آغاز میں مالک کائنات سے اس دن کی کامیابی، خیر و برکت، ہدایت و عافیت طلب کرے تاکہ تمام دن اللہ رب العزت کی حمایت و نصرت اس کے شامل حال رہے۔ اور ہر طرح کے شر سے پناہ مانگ کر انسان خود کو محفوظ کرلیتا ہے کہ اس طلوع ہونے والے دن میں وہ ہر طرح کے شرور سے بچا رہے اور کسی بھی تکلیف اور مصیبت کا سامنا نہ ہو۔ گویا اس جامع دعا میں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ ایک مسلمان کو نئے دن کے آغاز میں اللہ تعالیٰ سے خیر و برکت اور ہدایت و عافیت بھی طلب کرنی چاہئیے اور برائی و شر سے حفاظت کے لئے بھی دعا کا اہتمام کرنا چاہئیے نیز دن کے اختتام پر بھی یہی کلمات ادا کرے تاکہ رات میں واقع ہونے والے شر سے بھی اللہ کی پناہ میں آئے اور رات بھی اس کے لئے خیر و برکت والی ہو۔ مقصود تعلیم یہ ہے بندہ مومن صبح و شام اپنے رب کے ساتھ اپنا تعلق ان اذکار کو پڑھ کر مزید مستحکم کرتا جائے اور اس کا رجوع ہر حال میں اپنے رب کے ساتھ رہے۔ امام سیوطیؒ فرماتے ہیں۔معناہ انت تحیینی وانت تمیتنی کذا فی الطیبی (۲۰)''اس سے مراد ہے کہ تو مجھے زندہ کرتا ہے اور تو ہی مجھے مارتا ہے طیبؒ میں اسی طرح بیان ہوا ہے۔''

روز و شب کا یہ سلسلہ ایک طرف آدمی کو وقت کے گزرنے کا احساس دلائے کہ اس کی مختصر زندگی میں سے ایک دن اور کم ہو گیا

ہے اور وہ اپنے انجام سے روز بروز قریب سے قریب تر ہوتا چلا جا رہا ہے تو دوسری طرف یہ سلسلہ اسے زندگی اور موت کا باندازِ تمثیل مشاہدہ کرائے۔ وہ دن کی چہل پہل اور سرگرمیاں دیکھنے کے بعد یہ دیکھے کہ رات نے کس طرح ہر چیز پر موت طاری کر دی ہے۔ چرند پرند، انسان و حیوان، سب نیند کی آغوش میں جا سوئے ہیں اور پھر وہ خود نیند کی پرسکون وادی میں اتر کر موت کے تجربے سے گزرے۔ یاد دہانی کا یہ اہتمام دین اس لیے کرتا ہے کہ آدمی زندگی کی گھما گھمیوں میں بھول کر کہیں شر کی شاہراہ پر نہ جا نکلے۔ چنانچہ دین اسے ہر موڑ پر یہ احساس دلاتا ہے کہ وہ خدا کے حضور پیش ہونے کے لیے طوعاً و کرہاً آگے بڑھ رہا ہے۔

ا۔ جہنم سے برات:

نبی ﷺ کا ارشاد ہے جو صبح و شام کے وقت یہ دعا پڑھ لے اللہ تعالی اسے جہنم سے آزاد فرما دیتا ہے۔ دعا یہ ہے:

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ أَوْ يُمْسِي: اللَّهُمَّ إِنِّي أَصْبَحْتُ أُشْهِدُكَ وَأُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتَكَ، وَجَمِيعَ خَلْقِكَ أَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ أَعْتَقَ اللَّهُ رُبُعَهُ مِنَ النَّارِ، فَمَنْ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ أَعْتَقَ اللَّهُ نِصْفَهُ، وَمَنْ قَالَهَا ثَلَاثًا أَعْتَقَ اللَّهُ ثَلَاثَةَ أَرْبَاعِهِ، فَإِنْ قَالَهَا أَرْبَعًا أَعْتَقَهُ اللَّهُ مِنَ النَّارِ(۲۱)

''اے اللہ میں نے اس حال میں صبح کی کہ میں تجھے گواہ بناتا ہوں اور تیرا عرش اٹھانے والوں کو، تیرے فرشتوں کو اور تیری مخلوق کو گواہ بناتا ہوں، کہ تو ہی اللہ ہے تو یکتا ہے تیرا کوئی شریک نہیں، بیشک محمد ﷺ تیرے بندے اور رسول ہیں'' یعنی ایک دفعہ مذکورہ کلمات کہنے پر جسم کا چوتھائی حصہ جہنم سے آزاد ہو جائے گا، اور چار مرتبہ کہنے سے مکمل جسم آزاد ہو جائے گا۔

اس دعا میں بندہ مومن کو اس حقیقت کا ادراک کروایا گیا ہے کہ ایک مسلمان جب نیند سے بیدار ہو تو وہ اللہ رب کائنات، فرشتوں اور تمام مخلوقات کو گواہ بنا کر اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور نبی مکرم ﷺ کی نبوت اور عبدیت کا اقرار کرے گویا کلمہ طیبہ کا اقرار کرے۔ ایک حقیقی مومن کی شان ہی یہی ہے کہ وہ ہر حال میں رب تعالیٰ کی توحید اور رسول ﷺ کی رسالت کا اقرار کرتا رہے یہی کلمات ایک انسان کی اخروی نجات کا باعث بنیں گے۔

ان ابا بکر الصدیق رضی اللہ عنہ قال: یا رسول اللہ علمنی ما اقول اذا اصبحت، و اذا امسیت فقال: یا ابا بکر قل: اللّٰھم فاطر السموات والارض عالم الغیب والشھادۃ لا الہ الا انت رب کل شیء وملیکہ اعوذ بک من شر نفسی و من شر الشیطان وشرکہ وان اقترف علی نفسی سوءا او اجرہ الی مسلم.(۲۲)

''ابو بکر صدیقؓ نے نبیؐ سے درخواست کی کہ یا رسول اللہ، مجھے کوئی ایسی دعا سکھائیں، جسے میں صبح و شام کے اوقات میں پڑھا کروں۔ آپ نے فرمایا کہ اے ابو بکر، یہ دعا پڑھا کرو: اے اللہ، اے زمین و آسمان کے خالق، اے نہاں و عیاں کے واقف، تیرے سوا کوئی الٰہ نہیں، اے ہر چیز کے مالک و پروردگار، میں تجھ سے اپنے نفس کی برائی، شیطان کے شر اور اس کے پھیلائے ہوئے جال کے پھندوں سے تیری پناہ کا طالب ہوں۔ اور اس بات سے پناہ چاہتا ہوں کہ خود کسی برائی کا ارتکاب کروں یا کسی دوسرے مسلمان کے لیے برائی کا موجب بنوں۔

صبح اور شام کے اوقات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو یہ دعا اس حکمت کے پیش نظر سکھائی ہے کہ آدمی اپنے دن اور رات کا آغاز اس شعور کے ساتھ کرے کہ شیاطین جن و انس اس کے لیے ہر وقت ایذا پہنچانے کے لئے اس کی تاک میں ہیں اور اسے ان کے شرور سے محفوظ رہنے کے لئے ہر لمحہ انسان کو مستعد رہنا چاہیئے۔ دعا کے الفاظ

پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں اس بات کا شعور دلانا بھی مقصود ہے کہ شیطان دو طرح سے آدمی کو گناہ میں مبتلا کرتے ہیں۔ ایک یہ کہ وہ آدمی خود گناہ کا ارتکاب کرے اور دوسرے یہ کہ آدمی دوسروں کو گناہ کرنے پر ابھارے۔ آدمی کو ان دونوں ہی گناہوں سے متنبہ رہنا چاہیے۔

یہ دعا اپنے معانی میں دو پہلو رکھتی ہے ایک طرف یہ آدمی میں شعور بیدار کرتی ہے کہ وہ شیطان کے فتنوں سے محفوظ رہنے کے لئے اپنے پرورد گار سے اعانت طلب کرے کہ اے مالک و آقا، مجھے اپنی پناہ میں لے لے، مجھے شیطانی چالوں سے بچا۔ دوسرے طرف دن اور رات کے آغاز میں یہ دعا اس لیے سکھائی گئی ہے کہ آدمی اس احساس کے ساتھ اپنے دن اور رات کا آغاز کرے کہ گویا اس نے ایک حصار اپنے گرد قائم کر لیا ہے۔ یہ دعا جس قدر گہرے شعور کے ساتھ کی جائے گی، خدا کی پناہ کا یہ حصار اسی قدر محکم ہو گا۔

۲۔ سید الاستغفار:

شداد بن اوس بیان کرتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا جس نے شروع دن میں یہ کلمات پڑھے پھر وہ مر گیا تو وہ جنت میں داخل ہو گا اسی طرح جس نے شام کو پڑھے پھر وہ مر گیا تو جنت میں داخل ہو گا۔

اللهم انت ربی لا اله الا انت ،خلقتنی وانا عبدک ،وانا علی عهدک ووعدک ما استعطت، اعوذبک من شر ما صنعت،،ابوء لک بنعمتک علی،وابوء بذنبی،،فاغفرلی فانه لا یغفر الذنوب الا انت (۲۳)

''اے اللہ تو ہی میرا رب ہے تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں تیرے عہد پر ہوں اور وعدے پر ہوں جس قدر طاقت رکھتا ہوں، میں نے جو کچھ کیا اس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اپنے آپ پر تیری نعمت کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں، پس مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا کوئی گناہوں کو بخش نہیں سکتا''

یہ سیّد الاِستغفار کے کلمات ہیں، جس کو حدیث کے اندر صبح شام پڑھنے کی تلقین کی گئی ہے اور اِس کی فضیلت حدیث میں یہ ذکر کی گئی ہے:

''مَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوقِنًا بِهَا،فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ قَبْلَ أَنْ يُمْسِيَ، فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الجَنَّةِ '' (۲۴)

یعنی جس نے پورے یقین کے ساتھ یہ کلمات دن کو پڑھے اور شام سے پہلے اُس کی موت آگئی تو وہ اہلِ جنّت میں سے ہے۔

''ایک دوسری روایت میں '': فَإِنْ مَاتَ مِنْ يَوْمِهِ مَاتَ شَهِيدًا '' (۲۵) کے الفاظ ہیں اِن کلمات کو کہنے والا اُس دن مر گیا تو شہادت کی موت مرے گا۔ ''استغفار پڑھنے سے انسان کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں لہٰذا بکثرت استغفار پڑھ کر اللہ تعالیٰ کا قرب اور جنت کا متلاشی رہنا چاہیئے۔

۳۔ شکر گزاری اور اللہ کی نعمتیں طلب کرنا:۔

اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں پر اس کا شکر ادا کرنا ایک ایسا مستحسن عمل ہے کہ جس کے باعث نعمتوں میں کثرت ہوتی اور جو شخص شکریہ ادا کرتا ہے اس کے درجات بھی بلند ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو شکر گزاری کی کیفیت بہت پسند ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بہت کم لوگ ہیں جو شکر گزار ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے مسلمانوں کو یہ تعلیم دی ہے کہ وہ صبح و

شام اللہ کا شکر بجالائیں تاکہ منعم حقیقی کی جانب سے عطا کردہ نعمتوں کا حق بھی ادا ہو اور نعمتوں کو دوام بھی حاصل ہو۔ اللھم ما اصبح بی من نعمة ،او باحد من خلقک فمنک وحدک لا شریک لک ،فلک الحمد ولک الشکر(۲۶) ''اے اللہ مجھ پر یا تیری مخلوق میں سے کسی پر جس نعمت نے بھی صبح کی ہے وہ صرف تیری طرف سے ہے۔ تو اکیلا ہے تیرا کوئی شریک نہیں، پس تیرے ہی لیے حمد اور تیرے ہی لیے شکر ہے'' (شام کے وقت ''ما اصبح'' کی جگہ ''ما امسی'' کہے) اللھم انی اصبحت منک فی نعمة و عافیة و ستر فا تمم علی نعمتک و عافیتک و سترک فی الدنیا والاخرة(۲۷) ''اے اللہ بیشک میں نے آپکی طرف سے نعمت، عافیت اور پردہ پوشی کی حالت میں صبح کی، لہٰذا آپ مجھ پر انعام اور اپنی عافیت اور اپنی پردہ پوشی دنیا وآخرت میں مکمل فرمایئے' صبح کے وقت تین مرتبہ پڑھنے والے کے بارے میں آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: ''كَانَ حَقًّا عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُتِمَّ عَلَيْهِ نِعْمَتَهُ'' (۲۸) اللہ نے اپنے ذمّہ لازم کیا ہے کہ اُس کے اوپر اپنی نعمتیں مکمل فرمادیں گے۔

۴۔ عافیت طلب کرنا:

امن وعافیت۔ سکون وسلامتی ایسی نعمتیں ہیں کہ ہر انسان ہر لمحہ ان کا طالب ہے، اگر انسان کسی بیماری میں مبتلا ہو تو پھر اسے اپنے اعضاء کی عافیت وسلامتی کی قدر ہوتی ہے، اس لئے نبی محترم ﷺ نے نہایت حکمت وبصیرت سے انسانوں کو اپنے اعضاء کی عافیت اللہ سے طلب کرنا سکھایا ہے اور اخروی خسارے سے بھی بچاؤ کی تلقین کی ہے۔

اللھم عافنی فی بدنی ،اللھم عافنی فی سمعی، اللھم عافنی فی بصری،لا الہ الا انت ---،اللھم انی اعوذبک من الکفر والفقر ،واعوذبک من عذاب القبر، لا الہ الا انت(۲۹) ''اے اللہ مجھے میرے بدن میں عافیت دے، اے اللہ مجھے میرے کانوں میں عافیت دے، اے اللہ مجھے میری آنکھوں میں عافیت دے، تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، اے للہ میں کفر اور فقر سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں، تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں'' (صبح وشام تین مرتبہ)

۵۔ موذی مخلوق سے حفاظت:۔

آپ ﷺ نے انسانوں کو اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ ہر طرح کی مخلوقات کی ایذا رسانیوں اور شرور سے محفوظ رہنے کی دعائیں سکھائیں تاکہ ان مخلوقات کے شر وایذاء سے ان دعاؤں کے ذریعے اپنا تحفظ کرسکیں۔

ابوہریرہؓ سے روایت ہے ایک شخص نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ مجھے کل رات بچھو نے کاٹ لیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا اگر تم شام کے وقت یہ کلمات کہتے تو بچھو تمہیں نقصان نہ پہنچاتا۔ وہ کلمات یہ ہیں۔ اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق(۳۰) ''میں اللہ کے مکمل کلمات کیساتھ ان تمام چیزوں کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جو اس نے پیدا کی ہیں'' (تین مرتبہ) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو روایت کرنے کے بعد اس حدیث کے ایک راوی سہیل بن ابی صالح سے یہ روایت کیا ہے کہ وہ فرماتے ہیں ''ہمارے گھر والوں نے یہ دعا سیکھ لی تھی اور پھر صبح وشام اس دعا کا اہتمام کرتے تھے، ایک دفعہ ایک باندی کو ایک بچھو نے ڈس لیا تو اسے کوئی تکلیف نہ ہوئی'' (۳۱) نبی کریم ﷺ کے پاس ایک شخص کو لایا گیا جسے بچھو نے کاٹ لیا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا اگر یہ مذکورہ کلمات پڑھ لیتا تو اِسے بچھو نقصان نہیں پہنچاتا۔ (۳۲) اعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ، وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّامَّةٍ (۳۳) ''میں اللہ تعالیٰ کے تمام کلمات (یعنی اَسماء وصفات) کی پناہ میں آتا ہوں ہر شیطان اور ڈسنے والے جانور سے اور ہر ملامت کرنے والی آنکھ سے۔'' مذکورہ کلمات نظر بد سے حفاظت کیلئے بہترین کلمات ہیں، نبی

کریم ﷺ حضرت حسن و حُسینؓ کو مذکورہ کلمات کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں دیتے تھے، اور فرماتے تھے کہ حضرت ابراہیمؑ بھی اپنے بیٹوں حضرت اسحاق اور حضرت اِسماعیلؑ کو اِنہی کلمات کے ذریعہ اللہ کی پناہ میں دیتے تھے۔ اعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ ، وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَ أَنْ يَحْضُرُوْن(۳۴) ''میں اللہ تعالیٰ کے تمام کلمات (یعنی اَسماء و صفات) کی پناہ میں آتا ہوں اُس کے غضب وغصہ سے اور اس کے عذاب سے اور اس کے بندوں کے شر سے اور شیاطین کے وسوسوں سے اور اے میرے پروردگار میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس سے کہ وہ (شیطان) میرے پاس بھی آئیں۔

مذکورہ کلمات خوف و گھبراہٹ سے حفاظت اور اُس کیفیت کو دور کرنے کیلئے بڑے مفید اور بہترین ہیں، نبی کریم ﷺ خوف و گھبراہٹ کی حالت میں اور بالخصوص نیند میں ڈر جانے اور خوف و گھبراہٹ کا شکار ہوجانے کی صورت میں اِن کلمات کو پڑھنے کی تلقین فرمایا کرتے تھے۔ (۳۵) نظر بد احادیث سے ثابت ہے لہٰذا اگر ان مذکورہ دعاؤں کو اپنا ورد بنایا جائے تو انسان بہت سی مصیبتوں اور تکالیف سے بچ سکتا ہے۔

عثمان بن عفان سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے جو شخص ہر صبح وشام یہ دعا تین تین بار پڑھ لے اسے کوئی موذی مخلوق ایذا نہیں پہنچا سکتی بسم الله الذی لا یضر مع اسمه شیء فی الارض ولا فی السماء(۳۶) ''اللہ کے نام کیساتھ جس کے نام کیساتھ کوئی چیز زمین وآسمان میں نقصان نہیں پہنچاتی اور وہی سننے والا ہے'' اِن کلمات کے پڑھنے والے کے بارے میں حدیث میں یہ فضیلت بیان کی گئی ہے کہ " لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ أَوْ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ"(۳۷) اُسے اُس دن یا اُس رات کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ ایک روایت میں ہے ''لَمْ تُصِبْهُ فَجْأَةُ بَلَاءٍ حَتَّى يُمْسِيَ" کے الفاظ ہیں۔ یعنی شام تک اُسے کوئی ناگہانی آفت کا سامنا نہیں ہوگا۔ (۳۸)

حدیث کے راوی حضرت اَبان بن عُثمان کے جسم کے ایک حصہ میں فالج گرا ہوا تھا، اُنہوں نے جب اِس حدیث کو بیان کیا تو سننے والوں میں سے کسی شخص نے اُن کو سوالیہ نگاہوں سے دیکھا جس سے اُس کا مقصود یہ تھا کہ جب آپ اِس دُعاء کو پڑھتے رہے ہیں تو پھر آپ کے جسم میں فالج کیسے گرا؟ حضرت اَبان نے فرمایا کہ حدیث میں کوئی شک نہیں، حدیث یقیناً اُسی طرح ہے جیسے میں نے بیان کی ہے، البتہ تقدیر کے مطابق جس دن مجھ پر اِس فالج کا حملہ ہوا ہے اُس دن میں اِس دُعاء کو پڑھنا بھول گیا تھا۔ (۳۹)

۶۔ رضائے الٰہی کا حصول:

حقیقت یہ ہے کہ رضائے الٰہی کا حصول ہی ایک مسلمان کا مقصود اولین ہے اور یہی اس کی معراج ہے۔ بندہ مومن اپنی تمام زندگی میں اطاعت رسول ﷺ اس لئے کرتا ہے کہ اسے نبی ﷺ کا قرب اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو لہٰذا حضور سرور کونین ﷺ نے ایسے کلمات سکھائے ہیں کہ جن کی ادائیگی سے اللہ کی رضا کا حصول ممکن ہوگا۔ نبی ﷺ نے فرمایا جو صدق دل کیساتھ صبح وشام یہ دعا تین تین بار پڑھے وہ اگر اسی دن یا اسی رات میں وفات پا جائے تو اللہ پر حق ہے کہ اسے خوش کردے۔ رضيت بالله ربا و باالاسلام دينا وبمحمدا ﷺ نبيا(۴۰) ''میں اللہ کے رب ہونے پر، اسلام کے دین ہونے پر اور محمد ﷺ کے نبی ہونے پر راضی ہوا'' قبر میں بھی سب سے پہلے یہی تینوں سوالات کئے جائیں گے۔

ام المؤمنین حضرت جویریہ فرماتی ہیں نبی ﷺ بعد از نماز فجر میرے گھر سے باہر تشریف لے گئے اور وہ جائے نماز پر بیٹھی ہوئی تھیں، سورج نکلے بوقت چاشت واپس آئے اور وہ اسی حالت پر تھیں، نبی ﷺ نے پوچھا کیا تو اسی حال پر ہے جس پر میں نے تجھے چھوڑا تھا؟ انہوں نے عرض کی جی ہاں نبی ﷺ نے فرمایا میں نے تیرے بعد چار کلمات تین بار

کہے اگر ان کلمات کا تیرے آج کے سب کلمات سے وزن کیا جائے تو وہ بھاری ہو نگے'' وہ کلمات یہ ہیں۔ سبحان اللہ وبحمدہ عدد خلقه ورضا نفسه و زنة عرشه و مداد کلماته (۴۱)

''اللہ پاک ہے اور اپنی تعریف کیساتھ ہے اور پنی مخلوق کی گنتی کے برابر اور اپنی رضا کے برابر اور اپنے عرش کے وزن کے برابر اور اپنے کلمات کی سیاہی کے برابر'' قَالَ الْعُلَمَاءُ وَاسْتِعْمَالُهُ هُنَا مَجَازٌ لِأَنَّ كَلِمَاتِ اللّٰهِ تَعَالَى لَا تُحْصَرُ بِعَدٍّ وَلَا غَيْرِهِ وَالْمُرَادُ الْمُبَالَغَةُ بِهِ فِي الْكَثْرَةِ لِأَنَّهُ ذَكَرَ أَوَّلًا مَا يَحْصُرُهُ الْعَدُّ الْكَثِيرُ مِنْ عَدَدِ الْخَلْقِ ثُمَّ زِنَةُ الْعَرْشِ ثُمَّ ارْتَقَى إِلَى مَا هُوَ أَعْظَمُ مِنْ ذَلِكَ وَعَبَّرَ عَنْهُ بِهَذَا أى ما لايحصيه عَدٌّ كَمَا لَا تُحْصَى ''(۴۲)

۷۔ اللہ سے دنیوی واخروی عافیت طلب کرنا:

صاحب جوامع الکلم کے ارشادات وفرمودات بھی جامع ہیں جو دنیا وآخرت کی خیر وعافیت کی تعلیم دیتے ہیں لہٰذا جہاں اللہ کے نام کیساتھ صبح وشام کے آغاز کی تلقین ہے وہیں بارگاہ ایزدی میں دنیوی واخروی خیر وعافیت طلب کرنے کی بھی تلقین کی گئی ہے۔ عبداللہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ صبح وشام فرمایا کرتے تھے:

«أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ» قَالَ: أُرَاهُ قَالَ فِيهِنَّ: «لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، رَبِّ أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا، رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوءِ الْكِبَرِ، رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ(۴۳)

''ہم نے شام کی اور کائنات نے شام کی اللہ کے لیے اور تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں ،اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے،اس کا کوئی شریک نہیں،اسی کے لیے ملک ہے اور اسی کے لیے حمد ہے،اور وہ ہر چیز پر قادر ہے،اے میرے رب اس رات میں جو خیر ہے اور جو اس کے بعد میں خیر ہے میں تجھ سے اسکا سوال کرتا ہوں اور اس رات میں جو شر ہے اور اس کے بعد والی میں میں جو شر ہے میں اس سے تیری پناہ چاہتا ہوں اے میرے رب میں سستی اور بڑھاپے کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں،اے میرے رب میں آگ کے عذاب اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں'' (صبح کے لیے ''اصبحنا واصبح'' کہے)

صبح وشام کے وقت عافیت طلب کرنے کے لیے درج ذیل کلمات نبی ﷺ جامع کلمات ہیں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے نبی ﷺ ان کلمات کو صبح وشام اداء کرنا نہ بھولتے تھے۔ اللهم انى اسالک العافية فى الدنيا والاخرة اللهم انى اسالک العفو والعافية فى دينى و دنياى واهلى ومالى ،اللهم استر عوراتى ،وامن روعاتى، اللهم احفظنى من بين يدى ومن خلفى ،وعن يمينى وعن شمائلى ومن فوقى ،واعوذ بک ان اغتال من تحتى (۴۴) ''اے اللہ میں تجھ سے دنیا وآخرت کا سوال کرتا ہوں،اے اللہ میں اپنے دین ،اپنی دنیا،اپنے اہل اور اپنے مال میں تجھ سے معافی کا سوال کرتا ہوں ،اے اللہ میری پردہ والی چیزوں پر پردہ ڈال دے اور میری گھبراہٹوں کو امن میں رکھ اے اللہ میرے سامنے سے ،میرے پیچھے سے ، میرے دائیں سے ، میرے بائیں سے اور میرے اوپر سے میری حفاظت فرما،اور اس بات سے میں پناہ چاہتا ہوں کہ اچانک اپنے نیچے سے ہلاک کیا جاؤں'' حدیث میں آتا ہے: "لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَدَعُ هَؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ حِينَ يُمْسِي، وَحِينَ يُصْبِحُ" نبی کریم ﷺ صبح شام اِن کلمات کو کبھی ترک نہیں فرمایا کرتے تھے (۴۵)

مندرجہ بالا احادیث میں دنیا وآخرت میں مکمل عافیت طلب کرنے کی تعلیم دی گئی ہے اور عافیت سے بڑھ کر کوئی

چیز نہیں۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَيُّ الدُّعَاءِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «سَلْ رَبَّكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ» . ثُمَّ أَتَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَيُّ الدُّعَاءِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «سَلْ رَبَّكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ» . ثُمَّ أَتَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، أَيُّ الدُّعَاءِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «سَلْ رَبَّكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، فَإِذَا أُعْطِيتَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، فَقَدْ أَفْلَحْتَ(۴۶)اسی طرح ابو بکر صدیق سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا ''اللہ سے عفو، اور عافیت مانگو، کیونکہ کسی بھی شخص کو یقین کے بعد عافیت سے بہتر کوئی چیز نہیں ملے گی'' (۴۷)

۸۔ تمام معاملات اللہ کے سپرد کرنا:۔

بندہ مومن حقیقت میں انتہائی خوش قسمت ہے کہ وہ اپنے تمام امور اللہ تعالی کے سپرد کر کے انتہائی مطمئن زندگی بسر کرتا ہے نیز یہ رب کائنات کا عظیم احسان ہے کہ وہ کسی بھی حال میں اپنے بندوں کو بے یارومددگار نہیں چھوڑتا۔ آپ ﷺ نے مسلمانوں کو یہ تعلیم دی کہ اپنے امور کلیہ اللہ کی ذات کے سپرد کریں، اسی کی جانب رجوع وانابت رکھیں اور ہر حال میں اسی کی رحمت کے طالب رہیں۔ آپ ﷺ نے یہ دعا سکھائی:

یا حی قیوم برحمتک استغیث ،اصلح لی شانی کلہ ولا تکلنی الی نفسی طرفۃ عین(۴۸)

''اے زندہ رہنے والے ،اے قائم رکھنے والے ،میں تیری ہی رحمت سے فریاد کرتا ہوں، میرے تمام کام درست کردے اور ایک آنکھ جھپکنے کے برابر بھی میرے نفس کے سپرد نہ کردے''

نبی کریم ﷺ نے اپنی بیٹی حضرت فاطمہؓ کو یہ کلمات سکھائے تھے اور انہیں ان کلمات کو صبح شام پڑھنے کی وصیت کی تھی۔ (۴۹) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ہم (فجر کی نماز کے بعد) نبی کریم ﷺ کے ساتھ مسجد میں تھے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا، ہم آپ ﷺ کے ساتھ نکلے، آپ ﷺ نے حضرت فاطمہؓ کے پاس تشریف لے گئے تو دیکھا وہ سو رہی ہیں، آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا'' :مَا يُنِيمُكِ فِيْ هٰذِهِ السَّاعَةِ؟''اِس وقت کیوں سو رہی ہو؟ اُنہوں نے فرمایا: یارسول اللہ! مجھے کل رات سے بخار ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا وہ دُعاء کیوں نہیں پڑھی جو میں نے سکھائی تھی؟ حضرت فاطمہؓ نے فرمایا: میں بھول گئی ہوں، آپ ﷺ نے اُنہیں اِن کلمات کی تلقین فرمائی۔ (۵۰)

ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ کو جب کوئی تکلیف پیش آتی تو آپ یہ کلمہ پڑھا کرتے تھے'' :يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ'' (۵۱) اے وہ ذات جو سدا زندہ ہے اور ساری کائنات سنبھالے ہوئے ہے! تیری رحمت ہی سے فریاد طلب کرتا ہوں۔

۹۔ شیطان سے حفاظت کی دعا:

آپ ﷺ نے جہاں بہت سی برائیوں سے حفاظت کے لئے مسنون اذکار کی تلقین دی وہیں نیکوں میں اضافہ کے لئے بہت سی دعائیں سکھائی ہیں تاکہ ان کلمات کو ادا کر کے ایک مسلمان زیادہ سے زیادہ نیکیاں حاصل کر سکے۔ حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ''جو شخص یہ دعا ایک دن میں سو دفعہ کہے اسے دس غلام آزاد کرنے اجر ملے گا، سو نیکیاں ملیں گی، سو گناہ مٹائے جائیں گے اور اس دن یہ دعا اسکے شیطان سے بچاؤ اور دفاع کا ذریعہ ہوگی یہاں تک کہ شام کرے اور اس دن کوئی بھی شخص اس سے زیادہ افضل عمل نہیں لائے گا یہاں تک کہ جس نے زیادہ کیا'' دعا یہ ہے: لاالہ الا اللہ

وحدہ لاشریک لہ ،لہ الملک ولہ الحمد،وھو علی کل شیء قدیر (۵۲) ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں،اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

۱۰۔ فطرت اسلام کی دعا:

اصبحنا علی فطرۃ الاسلام،وعلی کلمۃ الاخلاص،وعلی دین نبینا محمد ﷺوعلی ملۃ ابینا ابراھیم حنیفا مسلما وما کان من المشرکین (۵۳) ''ہم نے فطرت اسلام پر، کلمہ اخلاص پر، اپنے نبی ﷺ کے دین پر اور ابراہیمؑ کی ملت پر جو حنیف اور مسلم تھا اور نہ ہی مشرک تھے صبح کی''اور اسی چیز کی تعلیم درج ذیل آیت کریمہ میں دی گئی ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے : فَأَقِم وَجھکَ للدّین حَنِیفًا فِطرَتَ اللہِ التِی فَطرَ النّاسَ عَلَیھا (۵۴) ''پس اپنی توجہ دین حنیف کی طرف کر لو اور اللہ تعالیٰ کی فطرت کو لازم کرو جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا''

ابن کثیرؒ اس کی شرح میں فرماتے ہیں۔ ''رب تعالیٰ فرماتا ہے اپنی توجہ سیدھی رکھو اور اسی دین پر قائم رہو جسکی اللہ نے تجھے ہدایت دی ہے اور اسے تمہارے لیے مکمل فرمایا ہے یعنی ابراہیمؑ کا وہ یک طرفہ دین جس کی اللہ تعالیٰ نے تجھے ہدایت دی ہے اور اسے تیرے لیے نہایت مکمل فرمایا ہے اور اسکے ساتھ اپنی فطرت سلیمہ کو بھی لازم کرو جس پر اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو پیدا فرمایا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو اپنی معرفت اور توحید پر پیدا کیا ہے اور اس بات پر کہ اس کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں' (۵۵)

۱۱۔ شر کے مصادر سے پناہ مانگنا:۔

سورۃ اخلاص اور معوذتین کیے فضائل و برکات ان گنت ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ تمام شرور میں ان کی تلاوت حفاظت کا باعث ہے۔ عبد اللہ بن خبیب روایت کرتے ہیں نبی ﷺ نے ،فرمایا قل ھو اللہ احد،اور معوذتین تین تین مرتبہ صبح شام پڑھ لیا کرو تجھے ہر چیز سے کافی ہو نگے'' (۵۶)

عَنْ عَائِشَةَ، " أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَتَى إِلَى فِرَاشِهِ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ، ثُمَّ نَفَثَ فِيهِمَا، وَقَرَأَ فِيهِمَا: قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ، وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ، ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ، يَبْدَأُ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ وَوَجْهِهِ وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ، يَفْعَلُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ "(۵۷)

''عائشہ روایت کرتی ہیں نبی ﷺ جب بھی رات کے وقت بستر کیطرف آتے اپنی ہتھیلیاں جمع کرتے اور اس میں پھونکتے پھر قل ھو اللہ احد و قل اعوذ برب الفلق و قل اعوذ برب الناس پڑھتے اور جہاں تک ہو سکتا اپنے جسم پر ہاتھ پھیرتے سر اور چہرے سے ابتداء کرتے پھر باقی بدن صاف کرتے اور ایسا تین بار کرتے''

ابو بکر صدیق فرماتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا صبح وشام یہ کہو- إِنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ عَلِّمْنِي مَا أَقُولُ إِذَا أَصْبَحْتُ وَإِذَا أَمْسَيْتُ، فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ قُلْ: اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ عَالِمَ الغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي، وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ، وَأَنْ أَقْتَرِفَ عَلَى نَفْسِي سُوءًا أَوْ أَجُرَّهُ إِلَى مُسْلِمٍ.(۵۸)

''اے اللہ غیب اور حاضر جاننے والے، زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے،اور اسکے مالک، میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں،اور میں پناہ مانگتا ہوں اپنے نفس کے شر سے اور شیطان کے شر سے اور اس کے شرک سے اور اس بات سے کہ میں اپنے نفس پر برائی کا ارتکاب کروں یا کسی مسلم کو ایذا دوں''

امام ابن قیمؒ مندرجہ بالا حدیث کی تعلیق میں لکھتے ہیں:

''اس حدیث میں نبی ﷺ نے شر کے دو مصادر بیان کیے ہیں اور وہ ہیں نفس اور شیطان، اور پھر ان دونوں کے آنے اور پہنچنے کی جگہ ذکر فرمائی ہے اور وہ ہے نفس کے شر کا خود نفس کی طرف لوٹنا جس کا اشارہ اس آیت کریمہ میں ہے فالھمھا فجورھا وتقوھا'' (۵۹) پھر ڈال دیا اس میں اس کا گناہ اور تقویٰ'' یہاں حدیث نے شر کے مصادر کو نہایت ایجاز و اختصار اور جامعیت کیساتھ بیان کیا ہے'' (۶۰)

انسان کو زندگی میں بہت سی مشکلات و پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور مشکل حالات انسان مایوسی کا شکار ہو جاتا ہے بلکہ بعض اوقات تو وہ ان پریشانیوں سے چھٹکارہ کے لئے ایسے اعمال کا ارتکاب کر بیٹھتا ہے جو اسے شرک کی طرف لے جاتے ہیں۔ ان حالات میں نبی محترم ﷺ نے اپنی امت کو یہی تعلیم دی ہے کہ خواہ کسی بھی قسم کی پریشانی ہو، دکھ یا مصیبت کا سامنا ہو ہر حال میں اللہ کی ذات پر ہی کامل بھروسہ رکھا جائے۔ اسی کی جانب رجوع کیا جائے اور اسی سے مدد مانگی جائے، ابو درداء سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو صبح وشام یہ دعا سات سات بار پڑھے گا اللہ تعالی اس کے لیے دنیا و آخرت کی پریشانیوں سے کافی ہوگا حسبی اللہ لا الہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم(۶۱)

۱۲۔ علم نافع، رزق حلال اور مقبول عمل طلب کرنا:۔

حضرت ام سلمہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نماز فجر کے بعد فرماتے۔ اللھم انی اسالک علما نافعاورزقا طیبا و عملا متقبلا(۶۲) ''اے اللہ میں تجھ سے علم نافع، پاک رزق اور مقبول عمل کی دعا کرتا ہوں''

مندرجہ بالا دعا میں پہلے علم نافع اور پھر رزق حلال اور عمل مقبول کی دعا کی گئی کیونکہ علم نافع ہی صالح غیر صالح حلال و حرام کی تمیز سکھاتا ہے ارشاد باری ہے: فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ(۶۳) تو جان لے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اپنے گناہوں کی بخشش مانگ اور مومنین اور مومنات کے لیے۔

خلاصہ بحث:

دعا ایک عظیم نعمت اور انمول خزانہ ہے اور کوئی بھی انسان اس سے مستغنیٰ نہیں رہ سکتا، دعا کا حیاتِ انسانی سے گہرا تعلق ہے اور اپنے اثرات کے لحاظ سے ایک مسلمہ تاریخ ہے اور رب کریم کے نادیدہ خزانوں سے بھی اس کا عظیم ربط و تعلق ہے اسی لئے انبیاءؑ اللہ تعالیٰ کی برگزیدہ ہستیاں ہونے کے باوجود بھی ہر حال میں رب تعالیٰ کے بارگاہ میں اپنی التجائیں و دعائیں پیش کرتے رہیں، نبی مکرم ﷺ نے تمام عمر دعا ہی کا سہارا اختیار فرمایا ہے، طلب ہے تو بھی دعا کی، انعام پر شکر کرنا ہے تو بھی دعا کی تاکہ رب کائنات کے ساتھ تعلق مزید گہرا ہوتا جائے کہ ہر حال میں رجوع صرف اسی کی ذات کی طرف ہے۔ اس مقالہ میں مذکوران دعاؤں کے علاوہ احادیث مبارکہ میں کئی اور مسنون دعاؤں واذکار کی تعلیم بھی دی گئی ہے تاکہ انسان کا ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کی عبودیت، اس کے انعامات کی شکر گزاری، احساس مندی اور االلہ سے عافیت و فضل و کرم طلب کرتے ہوئے ہی گزرے۔ انسان کا جس قدر تعلق اللہ تعالیٰ کی ذات کے ساتھ مضبوط و مستحکم ہوگا اسی قدر ایمان و یقین قوی ہوگا اور توکل وانابت اور نفس مطمئنہ کی کیفیات کا حصول ممکن ہوگا جو یقینا معراج بندگی ہیں۔

حوالہ جات وحواشی

(۱) الغافر: ۶۰/۴۰

(۲) ترمذی، ابو عیسی محمد بن عیسی، السنن ، رقم الحدیث (۲۹۶۹)، ۲۱۱/۵، الطبعۃ دار احیاء اترث العربیہ ، بیروت ؛ ابن ماجہ، السنن، رقم الحدیث (۱۷۲۵)، ۵۵۷/۱، طبعۃ دار احیاء اترث العربیہ، بیروت)

(۳) ترمذی، السنن، رقم الحدیث (۳۵۹۸)، ۵۷۸/۵)

(۴) ابو یعلی، مسند ابو یعلیٰ، دمشق، دارالمامون لتراث، ۱۹۸۴ء، مسند جابر، ۳۴۶/۳، رقم الحدیث : ۱۸۱۲

(۵) ترمذی، السنن ترمذی، رقم الحدیث : ۳۴۷۹

(۶) ترمذی، السنن، رقم الحدیث : ۳۳۸۲

(۷) حاکم، ابو عبداللہ، المستدرک علی الصحیحین، بیروت، دالکتب العلمیہ، ۱۹۹۰ء، کِتَابُ الدُّعَاءِ، وَالتَّکْبِیرِ، وَالتَّهْلِيلِ، وَالتَّسْبِيح وَالذِّكْرِ رقم الحدیث : ۱۸۱۵

(۸) ابو داود، سلیمان بن اشعث، امام، مراسیل ابی داؤد، بیروت، موسسۃ الرسالۃ، ۱۴۰۸ء، باب: فی الزکوۃ، ح: ۱۰۵

(۹) طہٰ : ۱۳۰

(۱۰) مومن ۵۵

(۱۱) ابن کثیر، عمادالدین، حافظ، تفسیر القرآن العظیم، دارطیبۃ للنشر والتوزیع، ۱۹۹۹م، ۱۵۱/۷

(۱۲) الاعراف ۲۰۵

(۱۳) ابن کثیر، تفسیر ابن کثیر، ۴۸۸/۳

(۱۴) تفهيم القرآن، تفسیر سورہ الاعراف

(۱۵) الاحزاب: ۴۱

(۱۶) ابن کثیر، عمادالدین، حافظ، تفسیر القرآن العظیم، دارطیبۃ للنشر والتوزیع، ۱۹۹۹م، ۶/۴۳۳

(۱۷) الاحزاب: ۳۵

(۱۸) ابن سیدہ، المخصص، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، ۴۵۶/۱

(۱۹) ترمذی، السنن، کتاب الدعوات، رقم الحدیث: ۳۳۹۱

(۲۰) ابوداود، سلیمان بن اشعث، امام، سنن ابی داود، کتاب الاداب و اخلاق، مایقول اذا اصبح، رقم الحدیث : ۵۰۸۴

(۲۱) سیوطی، جلال الدین، شرح سنن ابن ماجہ، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، ۲۷۵/۱،

(۲۲) سنن ابو داؤد، رقم الحدیث: ۵۰۶۹

(۲۳) ترمذی، ابواب الدعوات، رقم الحدیث : ۳۵۲۹

(۲۴) بخاری، محمد بن اسماعیل بن ابراہیم، الجامع الصحیح المسند المختصر من امور رسول اللہ ﷺ وسننہ وایامہ، کتاب الدعوات، ، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، رقم الحدیث: ۶۳۰۶

(۲۵) الجامع الصحیح، رقم الحدیث : ۶۳۰۶

(۲۶) ابن سنی : ۴۳

(۲۷) ابوداؤود، سلیمان بن اشعث، امام، سنن، بیروت، المکتبہ العصریہ، س۔ن، رقم الحدیث : ۵۰۷۳

(۲۸) ابن السنی، عمل الیوم واللیلۃ، رقم الحدیث: ۵۵

(۲۹) ایضا

(۳۰) سنن ابو داؤود، باب مایقول اذا اصبح، رقم الحدیث: ۵۰۹۰

(۳۱) سنن ترمذی، باب الاستعاذہ، رقم الحدیث: ۳۶۰۴

(۳۲) ایضا

(۳۳) سنن ابوداؤد، باب کیف رقیٰ، رقم الحدیث: ۳۸۹۹

(۳۴) الجامع الصحیح ، رقم الحدیث: ۳۳۷۱

(۳۵) سنن ابوداؤد، باب کیف الرقیٰ: ۳۸۹۳

(۳۶) سنن ترمذی، ۹۴۔ باب، رقم الحدیث: ۳۵۲۸

(۳۷) احمد بن محمد، مسند احمد بن حنبل، موسسۃ الرسالۃ، ۲۰۰۱ء، مسند عثمان بن عفان، ۱/۴۹۸، رقم الحدیث: ۴۴۵

(۳۸) سنن ترمذی، باب ما جآء اذا اصبح، رقم الحدیث: ۳۳۸۸

(۳۹) سنن ابوداؤد، باب مایقول اذا اصبح، رقم الحدیث: ۵۰۸۸

(۴۰) سنن ترمذی، باب ما جآء اذا اصبح ، رقم الحدیث: ۳۳۸۸

(۴۱) ابن ماجہ، محمد بن یزید، سنن ابن ماجہ، داراحیاء الکتب العربیہ، باب ما یدعوا الرجل اذا اصبح ،ح، ۳۸۷۰

(۴۲) ایضا، باب فضل التسبیح ، رقم الحدیث: ۳۸۰۸

(۴۳) نووی، محی الدین، امام، المنهاج شرح مسلم بن الحجاج ، بیروت، داراحیاء التراث العربی، ۱۳۹۲ء، باب التسبیح أول النهار وعند النوم، رقم الحدیث :۲۷۲۶

(۴۴) الجامع الصحیح للمسلم ، باب ، التعوذشر ما عمل و من شر مالم ، رقم الحدیث: ۲۷۲۳

(۴۵) ابن ماجہ، باب ما یدعو ا بہ لرجل اذا اصبح، رقم الحدیث: ۳۸۷۱

(۴۶) ایضا

(۴۷) السنن ابن ماجه ، باب الدعا بالعفو و العافیۃ، رقم الحدیث: ۳۸۴۸

(۴۸) احمد بن حنبل، المسند، مسند ابو بکر صدیق، رقم الحدیث ۳۴

(۴۹) النسائی، احمد بن شعیب، عمل الیوم والیلۃ، بیروت، موسسۃ الرسالۃ، ۱۴۰۶ء، ۵۷۰

(۵۰) ایضاء

(۵۱) طبرانی، سلیمان بن احمد، المعجم الا وسط، قاہرہ، دارالحرمین، ۴/۳۴۳، رقم الحدیث: ۳۵۶۵

(۵۲) السنن ترمذی، ۹۲ باب، رقم الحدیث: ۳۵۲۴

(۵۳) الجامع الصحیح للبخاری، کتاب بداء الخلق ، باب صفۃ ابلیس وجنوده ، رقم الحدیث: ۳۲۹۳

(۵۴) احمد بن حنبل، مسند احمد، مسند عبد الرحمٰن بن ابزی الخزاعی، رقم الحدیث: ۱۵۳۶۰

(۵۵) الروم: ۳۰

(۵۶) تفسیر ابن کثیر، ۲۸۲/۶

(۵۷) ابی داود، سنن ابی داود، باب مایقول اذا اصبح، رقم الحدیث: ۵۰۸۲

(۵۸) احمد بن حنبل، مسند احمد، مسند عائشہ ، رقم الحدیث: ۲۴۸۵۳

(۵۹) ترمذی، السنن ترمذی ۹۵ باب، ، رقم الحدیث: ۳۵۲۹

(۶۰) الشّمس: ۸

(۶۱) (ابن قیم، محمد بن ابی بکر، بدائع لفوائد، بیروت، لبنان، دار الکتب العربی، ۲۰۹/۲

(۶۲) ابن السنی، عمل الیوم واللیله ، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، رقم الحدیث: ۷۱

(۶۳) احمد بن حنبل، مسند احمد، حدیث ام سلمیٰ، رقم الحدیث: ۲۶۶۰۲

(۶۴) محمد: ۱۹

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆